بزمِ خیرِ زید

در جوابِ بزمِ جمشید

مُصنّف

مولانا حضرت شاہ زید ابوالحسن فاروقی مجددی

حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی ۶

وما ظلمناهم ولكن ظلموا أنفسهم

رسالہ

بزمِ خیر از زید

در

جوابِ بزمِ جمشید

تصنیف

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مدظلہ العالی

طابع و ناشر
شاہ ابوالخیر اکاڈمی درگاہ حضرت شاہ ابوالخیرؒ
شاہ ابوالخیر مارگ دہلی ۶

بارِ دوم

سنہ ۱۴۰۲ھ سنہ ۱۹۸۲ء

کتاب کا نام :- بزم خیر از زید در جواب بزم جمشید

صفحات :- ۱۶۰

مصنف :- حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی دامت برکاتہٗ (فاضلِ ازہر)

مہتمم :- ڈاکٹر محمد ابوالفضل فاروقی

طابع و ناشر :- شاہ ابوالخیر اکاڈمی

درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر قدس سرّہ

شاہ ابوالخیر مارگ ۔ دہلی ۶

کتابت :- سید غیاث الحسن مظاہری اَلکیرانوی

تعداد :- ایک ہزار

قیمت :- بارہ روپے

کی وجہ سے کیوں مجھ کو تکلیف پہنچاتے ہو، اللہ کی قسم ہے میری شفاعت
میرے ہی رشتہ اور قرابت کی بدولت پائی جائے گی الخ آپ کا اُمتی
ہونا اور آپ کا نام لیوا ہونا یقیناً ایک رشتہ ہے اور اسی مبارک
رشتہ کے طفیل آپ کی شفاعت نصیب ہوگی اور پھر جس کو آپ سے
رشتہ نسبی بھی ہو تو اس کا کیا کہنا ؎

ہاں آپ کی شفاعتِ عظمیٰ سے یا نبی
امید ہے کہ حکم مجھے خلد کا ملے ،

علامہ سیوطی مسالک الحنفاء کے آخیر میں لکھتے ہیں کہ قاضی ابوبکر ابن
العربی سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے ایسے شخص کا جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد کرام کے بارے میں کہتا ہو کہ وہ دوزخ
میں ہیں۔ قاضی صاحب نے بجواب تحریر کیا۔ جو شخص یہ بات کہے
وہ ملعون ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ یعنی جو لوگ اللہ اور
اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار
ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ایذا رسانی ہو سکتی ہے کہ آپ کے والد
کے بارے میں کہا جائے کہ وہ دوزخ میں ہیں انتہی۔ جائے فکر اور
محل خیال ہے کہ کہنے والے نے یہ بات دل آزار عناد یا دلآزاری
کی وجہ سے نہیں کہی ہے بلکہ ایک صحیح حدیث کی بنا پر کہی ہے جس کو
امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور اس پر قاضی صاحب

جو کہ پانچویں صدی کے ائمۂ اعلام میں سے ایک فرد ممتاز ہیں۔ اور دوسرے ائمۂ کرام اس شخص کو ملعون قرار دیتے ہیں اور اگر خدانخواستہ کوئی بدبخت از روئے عناد یا ایذا رسانی یہ بات کہے تو کیسے جرم عظیم کا ارتکاب کر رہا ہے نَجَّانَا اللّٰہُ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ ہ سیوطی رسالہ تنزیہ الانبیاء میں امام شافعی کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ حدیث شریف کے اس جملہ کو لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَۃُ لَقُطِعَتْ یَدُھَا اس طرح روایت کیا کرتے تھے لَوْ سَرَقَتْ فُلَانَۃٌ لِاِمْرَأَۃٍ شَرِیْفَۃٍ، لَقُطِعَتْ یَدُھَا یعنی حدیث شریف میں بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اسم مبارک ادباً اور احتراماً ذکر نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کے نام کی جگہ کہہ دیا کرتے تھے کہ ایک شریف عورت کا نام لیا اور یہ تو علماء کرام کا معمول ہی رہا ہے کہ وہ جب اس حدیث شریف کو پڑھتے ہیں تو بی بی صاحبہ کے اسم شریف کے بعد اَعَاذَھَا اللّٰہُ یا اس کے ہم معنی کوئی دوسری عبارت ضرور پڑھتے ہیں یہ ہے ائمہ کرام کا طریقہ اور یہ ہے نسبتِ مبارکہ کا احترام۔ تفسیر روح البیان میں سورہ عبس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ منافقوں میں سے ایک شخص جو اپنی قوم کا امام ہے نماز میں بجز سورۂ عبس کے کوئی سورت نہیں پڑھتا ہے۔ آپ نے ایک شخص کو بھیج کر اس کو قتل کرا دیا آپ نے اس شخص کے لئے ہمیشہ سورہ عبس پڑھنے سے استدلال کیا کہ وہ قتل کئے جانے کا مستحق ہے الخ علامہ ابن حجر اور

صحیح
مسلم
شریف

۷۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمانؒ

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: اوّل

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ وَلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ

باب: جو شخص کفر پر مرے وہ جہنم میں جائے گا اور اس کی شفاعت نہ ہوگی اور بزرگوں کی بزرگی اس کے کچھ کام نہ آوے گی

٥٠٠- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَبِي قَالَ ((فِي النَّارِ)) فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ فَقَالَ ((إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ)).

٥٠٠- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا دوزخ میں۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے اس کو بلوایا اور فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں

٥٠١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ ((يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ

٥٠١- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری ڈرا تو اپنے کنبہ والوں کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ سب اکٹھے ہوئے آپ نے عام سب کو ڈرایا پھر خاص کیا اور فرمایا اے کعب بن لوی کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے مرہ بن کعب کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے عبدشمس کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے ہاشم کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے عبدالمطلب کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے فاطمہ چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اس لیے کہ میں خدا کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا (یعنی اگر وہ عذاب کرنا چاہے تو میں بچا نہیں سکتا) البتہ تم جو مجھ سے ناتا

---

(٥٠٠) ☆ اس لیے کہ وہ کفر پر مرے تھے اور جو کفر پر مرے وہ جہنم میں جائے گا اس کو کسی کا ناتہ رشتہ کام نہ آئے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرب کے لوگ جو نبوت سے پہلے مرے ہیں اور بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ جہنمی ہیں اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ دعوت سے پہلے یہ مواخذہ ہے کیونکہ ان کو اور پیغمبروں کی دعوت پہنچ چکی تھی جیسے حضرت ابراہیم کی اور یہ جو آپ نے اس شخص کو بلا کر کہا کہ میرا باپ بھی جہنم میں ہے اس سے یہ غرض تھی کہ اس شخص کا رنج گھٹ جاوے اور وہ یہ معلوم کر لے کہ خدا کے ہاں سب برابر ہیں جو قاعدہ اس نے ٹھہرا دیا اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ کافر کا ٹھکانا جہنم ہے خواہ وہ نبی کا باپ ہو یا بیٹا۔ جلال الدین سیوطی نے کئی حدیثوں سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ اللہ نے آنحضرت کی دعا کو آپ کے والدین کے حق میں قبول کیا اور وہ دوبارہ جلائے گئے اور اسلام لائے پر اکثر علماء اور محدثین نے اس کا انکار کیا اور ان حدیثوں کو موضوع بتلایا اور اللہ خوب جانتا ہے حقیقت حال کو۔

النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا))۔

رکھتے ہو اس کو میں جوڑتا رہوں گا (یعنی دنیا میں تمہارے ساتھ احسان کرتا رہوں گا)۔

۵۰۲- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ جَرِيرٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

۵۰۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۰۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ ((يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ))۔

۵۰۳- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری ڈرا تو اپنے کنبے والوں کو تو رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے فاطمہؓ! محمد کی بیٹی اور اے صفیہ، عبدالمطلب کی بیٹی اور اے عبدالمطلب کے بیٹو! میں خدا کے سامنے تم کو نہیں بچا سکتا البتہ میرے مال میں سے جو تم جی چاہے مانگ لو۔

۵۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ سَلِينِي بِمَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا))۔

۵۰۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت اتری ڈرا تو اپنے نزدیک کے ناتے والوں کو تو آپ نے فرمایا اے قریش کے لوگو! تم اپنی جانوں کو اللہ سے مول لو (نیک اعمال کے بدلے) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اے عبدالمطلب کے بیٹو! میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اللہ کے سامنے۔ اے عباس بیٹے عبدالمطلب کے میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا اللہ کے سامنے۔ اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ ﷺ کی میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اللہ کے سامنے۔ اے فاطمہ بیٹی محمدؐ کی تو میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے پر خدا کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا۔

۵۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۵۰۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۵۰۶- عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ انْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ

۵۰۶- قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت ہے دونوں نے کہا جب یہ آیت اتری ڈرا تو اپنے نزدیک ناتے والوں کو تو رسول اللہ ﷺ پہاڑ کے ایک پتھر پر گئے اور سب سے اونچے

(۵۰۶) ☆ یا صباحاہ ایک کلمہ ہے جس کو عرب کے لوگ کسی بڑے واقعہ پر کہتے ہیں اور اکثر عرب میں لوٹ مار صبح کے وقت ہوا کرتی ہے تو اس کلمہ کے کہنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ لوگ خبردار ہو جائیں اور اپنا بچاؤ کرلیں۔

638 – حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا منذر عن شعبة عن يعلى بن عطاء عن وكيع بن عدس عن أبي رزين العقيلي قال: قلت: يا رسول الله أين أمي قال: "أمك في النار قال: قلت: فأين من مضى من أهلك قال: أما ترضى أن تكون أمك مع أمي.

حديث صحيح وإسناده ضعيف كما سبق بيانه في الحديث و459 و 460 و812.

وإنما صححه لأن له شاهدا من حديث أنس بن مالك مرفوعا:

"إن أبي وأباك في النار".

أخرجه مسلم.

الكتاب: كتاب السنة (ومعه ظلال الجنة في تخريج السنة بقلم: محمد ناصر الدين الألباني)

290-1

المؤلف: أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (المتوفى: 287هـ)

الناشر: المكتب الإسلامي

الطبعة: الطبعة الأولى، 1400هـ/ 1980م

عدد الأجزاء: 2

مسند أبي حمزة أنس بن مالك

6806– حدثنا محمد بن معمر , أخبرنا روح، حدثنا حماد، يعني ابن سلمة، عن ثابت، عن أنس؛ أن رجلا قام إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: أين أبي؟ قال: في النار فلما قفى دعاه فقال: إن أبي وأباك في النار.

وهذا الحديث لا نعلم رواه، عن ثابت، عن أنس إلا حماد بن سلمة.

الكتاب: مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار 267-13

المؤلف: أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (المتوفى: 292هـ)

المحقق: محفوظ الرحمن زين الله، (حقق الأجزاء من 1 إلى 9)

وعادل بن سعد (حقق الأجزاء من 10 إلى 17)

وصبري عبد الخالق الشافعي (حقق الجزء 18)

الناشر: مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة

الطبعة: الأولى، (بدأت 1988م، وانتهت 2009م)

عدد الأجزاء: 18

3516 - حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: «فِي النَّارِ» . فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ قَالَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ»

[حكم حسين سليم أسد] : إسناده صحيح

الكتاب: مسند أبي يعلى 229-6

المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثُنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى: 307هـ)

المحقق: حسين سليم أسد

الناشر: دار المأمون للتراث - دمشق

الطبعة: الأولى، 1404 - 1984

عدد الأجزاء: 13

حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ، قَالَ: ثنا عِمْرَانُ بْنُ خَالِدِ بْنِ طَلِيقِ [ص:278] بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ قُرَيْشًا جَاءَتْ إِلَى الْحُصَيْنِ، وَكَانَتْ تُعَظِّمُهُ، فَقَالُوا لَهُ: كَلِّمْ لَنَا هَذَا الرَّجُلَ، فَإِنَّهُ يَذْكُرُ آلِهَتَنَا وَيَسُبُّهُمْ، فَجَاءُوا مَعَهُ حَتَّى

جَلَسُوا قَرِيبًا مِنْ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ الْحُصَيْنُ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَوْسِعُوا لِلشَّيْخِ» ، وَعِمْرَانُ وَأَصْحَابُهُ مُتَوَافِدُونَ، فَقَالَ حُصَيْنٌ: مَا هَذَا الَّذِي يَبْلُغُنَا عَنْكَ، إِنَّكَ تَشْتُمُ آلِهَتَنَا وَتَذْكُرُهُمْ، وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ جَفْنَةً وَخُبْزًا فَقَالَ: «يَا حُصَيْنُ، إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ، يَا حُصَيْنُ، كَمْ إِلَهًا تَعْبُدُ الْيَوْمَ؟» قَالَ: سَبْعَةً فِي الْأَرْضِ، وَإِلَهًا فِي السَّمَاءِ، قَالَ: «فَإِذَا أَصَابَكَ الضُّرُّ مَنْ تَدْعُو؟» قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ، قَالَ: فَإِذَا هَلَكَ الْمَالُ مَنْ تَدْعُو؟ " قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ، قَالَ: «فَيَسْتَجِيبُ لَكَ وَحْدَهُ، وَتُشْرِكُهُمْ مَعَهُ؟» وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَدْ أَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الدُّعَاءِ

الكتاب: كتاب التوحيد وإثبات صفات الرب عز وجل

المؤلف: أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري (المتوفى: 311هـ)

المحقق: عبد العزيز بن إبراهيم الشهوان

الناشر: مكتبة الرشد – السعودية – الرياض

الطبعة: الخامسة، 1414هـ – 1994م

عدد الأجزاء: 2

289 – حدثنا جعفر بن محمد الصائغ قال: ثنا عفان قال: ثنا حماد بن سلمة ح، وحدثنا أبو داود السجزي قال: ثنا موسى بن إسماعيل قال: ثنا حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس بن مالك، أن رجلا قال: يا رسول الله، أين أبي؟ قال: «في النار» ، قال: فلما قفى دعا به فقال: «إن أبي وأباك في النار»

الكتاب: مستخرج أبي عوانة 93-1

المؤلف: أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفراييني (المتوفى: 316هـ)
تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي
الناشر: دار المعرفة – بيروت
الطبعة: الأولى، 1419هـ- 1998م.
عدد الأجزاء: 5
الكتاب: مسند أبي عوانة 93-1
المؤلف: أبو عوانة يعقوب بن إسحاق الإسفرائيني
المتوفى: 316 هـ
المحقق: أيمن بن عارف الدمشقي
الناشر: دار المعرفة – بيروت
الطبعة: الأولى، 1998 م
عدد الأجزاء: 5

578 – أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقَالَ: أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: «فِي النَّارِ» فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ، فقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ».

[4: 1]

رقم طبعة با وزير = (577)

[تعليق الألباني]

صحيح: م (1/ 132 – 133).

[تعليق شعيب الأرنؤوط]

إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. عفان: هو ابن مسلم.

الكتاب: صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان **340-2**

المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ)

المحقق: شعيب الأرنؤوط

الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت

الطبعة: الثانية، 1414 – 1993

عدد الأجزاء: 18 (17 جزء ومجلد فهارس)

3552 – حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي ثنا أبو كريب ثنا أبو خالد الأحمر عن داود بن أبي هند عن العباس بن عبد الرحمن : عن عمران بن الحصين قال : جاء حصين إلى النبي صلى الله عليه و سلم قال : أرأيت رجلا كان يصل الرحم ويقري الضيف مات قبلك ؟ فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم : إن أبي وأباك في النار فما مضت عشرون ليلة حتى مات مشركا

3553 – حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي ثنا سويد بن سعيد ثنا علي بن مسهر عن داود بن أبي هند عن العباس بن عبد الرحمن : عن عمران بن حصين أن أباه أتى النبي صلى الله عليه و سلم وكان مشركا فقال : أرأيت رجلا يقري الضيف فذكر مثله

[المعجم الكبير – الطبراني]

الكتاب : المعجم الكبير **27-4**

المؤلف : سليمان بن أحمد بن أيوب أبو القاسم الطبراني

الناشر : مكتبة العلوم والحكم – الموصل

الطبعة الثانية ، 1404 – 1983

تحقيق : حمدي بن عبدالمجيد السلفي

عدد الأجزاء : 20

- 926 أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ الْأَذْرَعِيُّ، بِدِمَشْقَ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى الْعَسْكَرِيُّ، بِالرَّقَّةِ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنَا حَمَّادُ بْنُ سْلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَيْنَ أَبِي؟، فَقَالَ: «فِي النَّارِ» ، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ»

الكتاب: الإيمان لابن منده 871-2

المؤلف: أبو عبد الله محمد بن إسحاق بن محمد بن يحيى بن مَنْدَه العبدي (المتوفى: 395هـ)

المحقق: د. علي بن محمد بن ناصر الفقيهي

الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت

الطبعة: الثانية، 1406

عدد الأجزاء: 2

14078 – ما أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، أنبأ أبو الحسن أحمد بن محمد بن عبدوس، ثنا عثمان بن سعيد الدارمي، ثنا موسى بن إسماعيل، ثنا حماد بن سلمة، ح قال: وأنا أبو بكر بن عبد الله واللفظ له، ثنا الحسن بن سفيان، ثنا أبو بكر بن أبي شيبة، ثنا عفان، ثنا حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، أن رجلا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم: يا رسول الله، أين أبي؟ قال: " في النار " قال: فلما قفا دعاه، فقال: " إن أبي وأباك في النار " رواه مسلم في الصحيح، عن أبي بكر بن أبي شيبة

الكتاب: السنن الكبرى

308-7

المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي

(المتوفى: 458هـ)

المحقق: محمد عبد القادر عطا

الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات

الطبعة: الثالثة، 1424 هـ – 2003 م

(67 أحاديث أبي رزين العقيلي رضي الله عنه)

1186 حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عُدُسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمِّي كَانَتْ تَصِلُ الرَّحِمَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ وَمَاتَتْ مُشْرِكَةً فَأَيْنَ هِيَ؟ قَالَ: «هِيَ فِي النَّارِ» قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَيْنَ أُمُّكَ؟ قَالَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ مَعَ أُمِّي»

الكتاب: مسند أبي داود الطيالسي **416-2**

المؤلف: أبو داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي البصرى (المتوفى: 204هـ)

المحقق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي

الناشر: دار هجر – مصر

الطبعة: الأولى، 1419 هـ – 1999 م

عدد الأجزاء: 4

حديث أبي رزين العقيلي لقيط بن عامر المنتفق (1)

16189 – قال حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن يعلى بن عطاء عن وكيع بن عدس عن أبي رزين عمه قال قلت يا رسول الله أين أمي قال أمك في النار قال قلت فأين من مضى من أهلك قال أما ترضى أن تكون أمك مع أمي

16189 – حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، عن يعلى بن عطاء،

عن وكيع بن عدس (1) ، عن أبي رزين عمه، قال: قلت: يا رسول الله، أين أمي؟ قال: " أمك في النار " قال: قلت: فأين من مضى من أهلك؟ قال: " أما ترضى أن تكون أمك مع أمي " (2)

= قال: ويدل عليه "ثم خلق عرشه على الماء" أي: جعل، وعلى هذا يحمل قوله: قبل أن يخلق خلقه على غير العرش، وما يتعلق به، وحينئذ لا إشكال في الحديث أصلا.

والعماء، بالفتح والمد: السحاب، ومن لا يقدر مضافا يقول: ليس المراد من العماء شيئا موجودا غير الله، لأنه حينئذ يكون من قبيل الخلق، والكلام مفروض قبل أن يخلق الخلق. بل المراد: ليس معه شيء، ويدل عليه رواية: كان في عمى- بالقصر- مفسر به. قال الترمذي: قال يزيد: العماء، أي ليس معه شيء، وعلى هذا كلمة "في" في قوله: "في عماء" بمعنى مع، أي كان مع عدم شيء آخر، ويكون حاصل الجواب الإرشاد إلى عدم المكان، وإلى أنه لا أين ثمة فضلا عن أن يكون هو في مكان. وقال كثير من العلماء: هذا من حديث الصفات، فنؤمن به ونكل علمه إلى عالمه.

قلنا: يتجه هذا في الخبر الصحيح المتلقى بالقبول عملا وتصديقا أما إذا كان ضعيفا كهذا الخبر، فلا يعتد به، ولا يعول عليه.

و"ما" في "ماتحته": نافية لا موصولة، وكذا في "وما فوقه".

(1) في (س) و (ق) و (م) و (ص) : حدس، والمثبت من (ظ 12) وهامش (س) ، وهو الموافق لرواية شعبة، وقد سلف ذلك في كلامنا على الرواية رقم (16182) .

(2) إسناده ضعيف، وكيع بن عدس سلف الكلام عليه في الرواية رقم (16182) ، وبقية رجاله ثقات رجال الصحيح.

وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" (638) ، والطبراني في "الكبير"=

الاسم : وكيع بن عدس ، و يقال بن حدس ، أبو مصعب العقيلى الطائفى

الطبقة : 4 : طبقة تلى الوسطى من التابعين

روى له : د ت س ق (أبو داود - الترمذي - النسائي - ابن ماجه)

رتبته عند ابن حجر : مقبول

رتبته عند الذهبي : وثق

الكتاب : **مسند الإمام أحمد بن حنبل** **109-26**

المؤلف : أحمد بن حنبل
المحقق : شعيب الأرنؤوط وآخرون
الناشر : مؤسسة الرسالة
الطبعة : الثانية 1420هـ ، 1999م
عدد الأجزاء : 50 (45+5 فهارس).

- 638 حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، حدثنا غندر، عن شعبة، عن يعلى بن عطاء، عن وكيع بن عدس، عن أبي رزين العقيلي، قال: قلت: يا [ص:290] رسول الله، أين أمي؟ قال: «أمك في النار» . قال: قلت: فأين من مضى من أهلك؟ قال: «أما ترضى أن تكون أمك مع أمي؟»

الكتاب: السنة 289-1

المؤلف: أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (المتوفى: 287هـ)
المحقق: محمد ناصر الدين الألباني
الناشر: المكتب الإسلامي – بيروت
الطبعة: الأولى، 1400
عدد الأجزاء: 2

471 – حدثنا عبيد بن غنام ثنا أبو بكر بن أبي شيبة (ح) وحدثنا الحسين بن إسحاق التستري ثنا عثمان بن أبي شيبة قالا ثنا غندر عن شعبة عن يعلى بن عطاء عن وكيع بن عدس عن أبي رزين قال : قلت يا رسول الله أين أمي ؟ قال : (أمك في النار) قال : فأين من مضى من أهلك ؟ قال : أما ترضى أن تكون أمك مع امي

[المعجم الكبير – الطبراني] 208-19

الكتاب : المعجم الكبير
المؤلف : سليمان بن أحمد بن أيوب أبو القاسم الطبراني

الناشر : مكتبة العلوم والحكم – الموصل
الطبعة الثانية ، 1404 – 1983
تحقيق : حمدي بن عبدالمجيد السلفي
عدد الأجزاء : 20

---

211 – أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مَحْمُودُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، إِذْنًا، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَاذَانَ الْمُقْرِئُ الْأَعْرَجُ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُورَكٍ الْقَبَّابُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عَدْسٍ، عَنْ أَبِي رُزَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ أُمِّي؟ قَالَ: «أُمُّكَ فِي النَّارِ» ، قُلْتُ: فَأَيْنَ مَنْ مَضَى مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ أَمُّكَ مَعَ أُمِّي؟» .

هَذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ، وَوَكِيعٌ هَذَا كُنْيَتُهُ أَبُو مُصْعَبٍ، وَهُوَ صَدُوقٌ، صَالِحُ الْحَدِيثِ، وَيَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ طَائِفِيٌّ، نَزَلَ وَاسِطَ، وَمَاتَ بِهَا، قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: هُوَ ثِقَةٌ

الكتاب: الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير 385-1
المؤلف: الحسين بن إبراهيم بن الحسين بن جعفر، أبو عبد الله الهمذاني الجورقاني (المتوفى: 543هـ)
تحقيق وتعليق: الدكتور عبد الرحمن بن عبد الجبار الفريوائي
الناشر: دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض – المملكة العربية السعودية، مؤسسة دار الدعوة التعليمية الخيرية، الهند
الطبعة: الرابعة، 1422 هـ – 2002 م

عدد الأجزاء: 2